بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں کے سر سے اترنے والے بالوں کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتوں کے کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جُدا ہو جائیں، ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

عورتوں کے کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جُدا ہو جائیں، ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ عورت ان بالوں کو چھپا دے یا دفن کر دے تاکہ ان پر کسی اجنبی (غیر محرم) کی نظر نہ پڑے، کیونکہ عورت کے بال ستر میں داخل ہیں، جس کی طرف نظر کرنا، ناجائز ہے اور جس عضو کی طرف نظر کرنا، ناجائز ہو، اس کے بدن سے جدا ہونے کے بعد بھی انہیں دیکھنا، جائز نہیں۔

عورت کے زینت والے اعضاء کو ظاہر نہ کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

مذکورہ آیت کے تحت امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 710ھ/1310ء) لکھتے ہیں:

"والمعنی ولا یظھرن مواضع الزینۃ۔۔۔ومواضعھا الراس والاذن والعنق والصدور والعضدان والذراع والساق"

یعنی آیت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے بدن کے ان اعضاء کو ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں جیسے سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں، اور پنڈلیاں۔ (تفسیر نسفی، جلد 2، صفحہ 500، مطبوعہ دارالکلم الطیب، بیروت)

عورت کا تمام بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے، جیسا کہ علامہ مُلّا احمد جیون رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1130ھ/1718ء) لکھتے ہیں:

"کل بدن الحرۃ عورۃ لا یحل لغیر الزوج والمحرم النظر الی شی منھا الا للضرورۃ"

ترجمہ: آزاد عورت کا تمام بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے، شوہر اور محرم کے سوا کسی اور کے لئے اس کے کسی حصہ کو بے ضرورت دیکھنا جائز نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ، صفحہ 562، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "المراۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان" ترجمہ: عورت چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ (سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 463، مطبوعہ دارالغرب الاِسلامی، بیروت)

عورت کے بال ستر میں داخل ہیں، جس کی طرف نظر کرنا، ناجائز ہے، جیسا کہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

"اتفق الفقهاء علی عدم جواز النظر إلی شعر المراۃ الاجنبیۃ کما لا یجوز لھا ابداوہ للاجانب عنھا"

یعنی فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اجنبیہ عورت کے بالوں کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ عورت کا اپنے بالوں کو اجنبی مَردوں کے لیے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد26، صفحہ 107، مطبوعہ دار السلاسل، کویت)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں" : عورت کے بال عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 298، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جس عضو کی طرف نظر کرنا، ناجائز ہو، اس کے بدن سے جدا ہونے کے بعد بھی انہیں دیکھنا، جائز نہیں، جیسا کہ علامہ شیخی زادہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں:

"کل عضو لا یجوز النظر الیہ قبل الانفصال لا یجوز بعدہ وھو الاصح کشعر راسھا"

ترجمہ: ہر وہ عضو جس کی طرف جدا ہونے سے پہلے نظر کرنا جائز نہیں، تو جدا ہونے کے بعد بھی اس کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے اور یہی اصح قول ہے، جیسا کہ عورت کے سر کے بال۔ (مجمع الانھر، جلد2، صفحہ 539، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

علامہ علاؤالدین حَصْکَفِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:

"کل عضو لا یجوز النظر الیہ قبل الانفصال لا یجوز بعدہ کشعر عانتہ وشعر راسھا"

ترجمہ: ہر وہ عضو جس کی طرف جدا ہونے سے پہلے نظر کرنا جائز نہیں، تو جدا ہونے کے بعد بھی اس کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ موئے زیر ناف اور عورت کے سر کے بال۔ (حاشیۃ ابن عابدین، جلد2، صفحہ 100، مطبوعہ کوئٹہ)

عورتوں کے کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جُدا ہو جائیں، تو عورت ان بالوں کو چھپا دے یا دفن کر دے، جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:

"یدفن اربعۃ الظفر والشعر وخرقۃ الحیض والدم"

ترجمہ: چار چیزوں کو دفن کیا جائے: ناخن، بال، حیض آلود کپڑے کا ٹکڑا اور خون۔ (بحر الرائق، کتاب الزکوۃ، جلد8، صفحہ 233، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

بہار شریعت میں ہے: "عورتوں کو بھی لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی کی نظر نہ پڑے۔" (بہار شریعت، جلد03، صفحہ 448، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0226

تاریخ اجراء: 24 ربیع الآخر 1445ھ/09 نومبر 2023ء